سلسلہ

نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ

خصوصی اجتماع

اور

اس کی اہمیت

حلقہ ہائے ذکر

اور

موٹے دانوں کی تسبیح

ہیچمدان محمد امجد

نقشبندی مجددی عفی عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

بعد الحمد والصلوٰۃ ۔ غایت اجتماع منعقدہ بتاریخ ۲۰ ، ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء

آج کا خصوصی اجتماع اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی داعیہ قطب ربانی، شیخ المشائخ حضرت خواجہ غریب نواز محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اس سلسلہ میں جنابہ مخدومہ کی ایما پر اس ہیچمدان کے نام جو مکتوب مبارک ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء کو لکھا گیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"محترمہ مخدومہ جنابہ حضرت قبلہ والدہ صاحبہ کی دیرینہ خواہش یہ تھی کہ جماعت کے جو مخلصین احباب ہیں، ان کو اکٹھا کر کے اجتماع خصوصی منعقد کیا جائے جس میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت ہو اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری کیا جائے۔ چونکہ موجودہ طریق کار مخلوط ہے۔ بنا بریں ایک خصوصی اجتماع بغرض ایصال ثواب حضور کے مشن کو جاری رکھنے کی غرض سے بتقرر ۲۰ ، ۲۱ مئی ۷۶ء طے پایا ہے جس میں آپ جیسے مخلصین کی شرکت نہایت ضروری ہے۔ بحکم حضرت والدہ صاحبہ دام ظلہما اطلاعاً عرض ہے کہ آپ بمعہ جمیع احباب شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔"

ما حولہ بالا مکتوب مبارک کی تحریر سے یہ امر صاف طور پر مترشح ہے کہ جنابہ مخدومہ صاحبہ ہماری تبلیغی سرگرمیوں اور تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ہمارے طریق کار سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس خصوصی اجتماع کے انعقاد کی زحمت گوارا فرمائی۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت غریب نواز نے بندگان خدا کی ہدایت کے لئے

اپنے عمل سے جو ضوابط وضع فرمائے تھے ہم اس سے اغماض کا ارتکاب کر رہے ہیں۔
حضرت غریب نوازؒ نے اپنی ساری زندگی فقر و مسکنت میں گذاری۔ اس کے برعکس ہم یہ فانی زندگی بڑے طمطراق اور ٹھاٹھ باٹھ سے گذارنے پر مصر ہیں۔ حضرت غریب نوازؒ اللہ تبارک تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تبلیغی دورے فرماتے تھے۔ اس کے برعکس ہم دنیا کے مال و جاہ کے لئے تگ و تاز میں مصروف ہیں۔ حضرت غریب نوازؒ عطائے اجازت سلسلۂ عالیہ میں علم السلوک کی تکمیل کے ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کو مدِنظر رکھتے تھے۔ اس کے برعکس ہم دنیاوی مفاد اور تعلقات کی بنا پر خلافتیں بانٹ رہے ہیں۔ حضرت غریب نوازؒ نے تمام عمر موٹے دانوں کی تسبیح کھٹکھٹائی۔ اس کے برعکس ہم ذکر کے حلقوں میں ایسا نہیں کرتے۔ حضرت غریب نوازؒ نے تبلیغی دورے تا دمِ آخر جاری رکھے۔ جب پیرانہ سالی کے باعث چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تو حلقہ بگوش آپ کی چارپائی اٹھا کر نزد و دُور لے جاتے۔ ایک بار آپ اس حالت میں ہیجمدان کے پیر و مرشد حضرت حافظ اللہ بچایا رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی تشریف لے گئے۔ مسکین پور سے مظیع پور کی مسافت کوئی چالیس میل کے لگ بھگ ہوگی۔ اس کے برعکس ہم گھر میں بیٹھ کر ذکر کے حلقے جماتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دنیا ہمارے پاس آئے بہت تکلّف کیا تو سال میں دو چار مریدوں کی دعوتیں کھالیں اور نذرانے وصول کر کے لوٹ آئے۔ حضرت غریب نوازؒ نام و نمائش کے قطعاً روادار نہ تھے۔ اس کے برعکس ہم ہر کام نام و نمائش کے لئے کرتے ہیں۔

اس تحریر سے حاشا و کلّا کسی کی دل آزاری مقصود نہیں ہے۔ صرف اپنی کوتاہیوں کی نشاندہی ہے۔ خدارا ذرا سوچئے کہ آج حضرت غریب نوازؒ اور ہم میں کونسی قدرِ مشترک باقی رہ گئی ہے۔ اللہ تبارک تعالےٰ ہمیں تلافیٔ مافات کی سعادت مرحمت فرما کر اپنے شیخؒ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مقامِ شکر ہے کہ جنابہ مخدومہ تا ہنوز بقیدِ حیات ہیں۔ ہمیں لازم ہے کہ اصلاحِ احوال اور سلسلۂ عالیہ کے ضروری امور سمجھنے کے لئے اُن کی جانب رجوع کریں۔ ان کا وجود سراپا ایک روشنی کا مینار ہے۔

روشنی کو چھوڑ کر تاریکیوں میں کھو جانا اہلِ نظر کا شیوہ نہیں ہے۔ آگے چل کر مختصراً اپنی روش اور موٹے دانوں کی تسبیح کی اہمیّت بیان کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ہمارے حلقہ ہائے ذکر

اور

موٹے دانوں کی تسبیح

بعد الحمد والصلوٰۃ

زیرِ نظر مضمون کی حیثیت محض ایک گشتی مراسلہ کی سی ہے۔ جس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ گرامی قدر متوسلین جن کی نسبت صحیحہ قطبِ ربانی شیخ المشائخ حضرت غریب نواز خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، اپنی اس روش پر خلوص کے ساتھ غور فرمائیں کہ کیا ہم نے ان کی نیابت کا صحیح حق ادا کیا ہے یا کر رہے ہیں۔

مشاہدہ اس امر کا شاہد ہے کہ اُن کی نیابت کا صحیح حق ادا کرنے میں ہم نے بُخل سے کام لیا ہے۔ حضرت غریب نوازؒ جس ڈگر پر گامزن تھے۔ اس ڈگر سے ہٹ کر ہم نے دوسرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ جس کے باعث ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔ طوالت کا خوف دامنگیر ہے۔ اس لئے ہیچمدان نہایت اختصار کے ساتھ اصل معاملہ کی جانب لوٹتا ہے۔

اس امر سے ہر کوئی بخوبی واقف ہے کہ پچیس موٹے دانوں کی تسبیح

حضرت غریب نوازؒ کی اپنی ایجاد ہے۔ اور ہر حلقۂ ذکر میں آپ اسے کھٹکھٹاتے تھے۔ اور آپ نے یہ معمول زندگی بھر نبھایا۔ آپ کا فرمان ہے کہ یہ میرا سرُود (بمعنی ساز) ہے۔ اور مریدین کو اس کے کھٹکھٹانے کی تاکید فرماتے۔

حضرت غریب نوازؒ کے حجاب فرمانے کے بعد ان کے بیشتر خلفاء موٹے دانوں کی تسبیح کا کھٹکھٹانا جن کا معمول تھا یہ روش ترک کر گئے۔ ان میں سے بیشتر خلفا جو آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔ ان کے مریدین موٹے دانوں کی تسبیح کیونکر کھٹکھٹاتے، جب کہ ان کے مشائخ اسے غیر ضروری تکلّف سمجھ کر ترک کر چکے ہوں۔

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جو متقدر بزرگ آج موٹے دانوں کی تسبیح کا کھٹکھٹانا ترک کر چکے ہیں۔ اپنے مشائخ کی زندگی میں ان کی روش اس کے برعکس تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے یا ایسا کیوں ہوا ہے۔ اس کا جواب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان اپنا کوئی بھی چلن اس صورت میں ترک کرتا ہے جب کہ اسے غلط سمجھے یا اس کی ضرورت محسوس نہ کرتا ہو۔

جہاں تک غلط سمجھنے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ اگر ایسا شیخ کی زندگی میں سمجھا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا کہ جو شکوک و شبہات موٹے دانوں کی تسبیح کھٹکھٹانے سے اس وقت پیدا ہوتے۔ شیخ کی جانب سے ان کے ازالہ اسی وقت ہو جاتا۔

جہاں تک موٹے دانوں کی تسبیح کی ضرورت محسوس نہ کرنے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ فی زمانہ دین سے دوری، فحاشی کی کثرت، عام تمباکو نوشی اور مغرب زدگی کی وبا نے انسانی قلوب کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ دل کے زنگ کا بہترین

صیقل ذکرِ الٰہی ہے۔ اور اس صیقل کا بہترین معاون موٹے دانوں کی تسبیح ہے۔ ذکرِ الٰہی میں مشغول قلب جب اس کی کھٹ کھٹ قبول کرتا ہے۔ تو اس میں رقّت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت غریب نوازؒ کی اس پُرکشش ایجاد کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہر زنگ آلود قلب ذکرِ الٰہی میں منہمک ہو جائے اور موٹے دانوں کی تسبیح کی کھٹ کھٹ اس میں رقّت پیدا کرنے کا ایک آسان اور بے ضرر ذریعہ بن جائے۔

ان مقتدر خلفا اور قابلِ تعظیم ہستیوں سے جن کے دستِ نازک آج موٹے دانوں کی تسبیح کو کھٹکھٹانے کے متحمل نہیں ہیں۔ یہ ہیچمدان بصد عجز و انکسار باادب ملتمس ہے کہ وہ اپنی روش پر نظرِ ثانی فرما کر زیادہ سے زیادہ بندگانِ خدا کے قلوب کو نورِ معرفت سے منور فرمائیں۔ اسی میں ہمارا اپنا بھلا ہے۔ اور اسی میں شیخ کی رُوح کو خوش کرنے کا سامان موجود ہے۔

نوٹ

اس گشتی مراسلہ کے طباعت کے جملہ مصارف عزیز القدر عبدالشکور شوکت نقشبندی مجدّدی (ہوسٹل اسسٹنٹ۔ دفتر نیپا ۱۹۰۔ سکاچ کارنر۔ لاہور) نے برداشت کئے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

مفلسانیم آمده در کوئے تو

شیئاً اللہ از جمالِ رُوئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما

آفریں بر دست و بر بازُوئے تو